My Last Day at School

School is a holy place. It educates our youth. It builds up a nation. Children spend a large part of their lives in schools. They love their schools like their homes. Therefore, it is hard for them to leave the school forever.

I remember my last day at school. It was 3rd March, 2015. It was a sad day for me and my class fellows. We had to leave the school forever. It was very painful for us. We had never thought of a day like that. Some of us were so emotional that they started weeping. Some had tears in their eyes.

In the end, our monitor made a short speech and thanked our juniors of the ninth class for hosting a farewell party in our honor. We had engaged a photographer. He took our group photograph along with the school teaching staff.

Before dispersing, we met our teachers. They treated us kindly. Then we met our headmaster. He advised us to be honest and hard-working. After this, we embraced each other for the last time and left. This is how I spent my last day at school.

سکول ایک مقدس جگہ ہے۔ یہ ہمارے نوجوانوں کو تعلیم دیتا ہے۔ اس سے قوم بنتی ہے۔ بچے اپنی زندگی کا بڑا حصہ سکولوں میں گزارتے ہیں۔ وہ اپنے سکولوں سے اپنے گھروں کی طرح پیار کرتے ہیں۔ اس لیے ان کے لیے ہمیشہ کے لیے سکول چھوڑنا مشکل ہے۔

مجھے سکول میں اپنا آخری دن یاد ہے۔ یہ 3 مارچ 2015 تھا۔ یہ میرے اور میرے کلاس فیلوز کے لیے ایک اداس دن تھا۔ ہمیں ہمیشہ کے لیے سکول چھوڑنا پڑا۔ یہ ہمارے لیے بہت تکلیف دہ تھا۔ ہم نے کبھی ایسا دن نہیں سوچا تھا۔ ہم میں سے کچھ اتنے جذباتی تھے کہ رونے لگے۔ کچھ کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

www.pakcity.org

آخر میں، ہمارے مانیٹر نے ایک مختصر تقریر کی اور ہمارے اعزاز میں الوداعی پارٹی کی میزبانی کرنے پر نویں کلاس کے ہمارے جونیئرز کا شکریہ ادا کیا۔ ہم نے ایک فوٹوگرافر کی منگنی کی تھی۔ اس نے سکول کے تدریسی عملے کے ساتھ ہماری گروپ فوٹو کھینچی۔

منتشر ہونے سے پہلے ہم اپنے اساتذہ سے ملے۔ انہوں نے ہمارے ساتھ حسن سلوک کیا۔ پھر ہم اپنے ہیڈ ماسٹر سے ملے۔ اس نے ہمیں ایماندار اور محنتی بننے کا مشورہ دیا۔ اس کے بعد ہم ایک دوسرے کو آخری بار گلے لگا کر چلے گئے۔ اس طرح میں نے سکول میں اپنا آخری دن گزارا۔

Sports and Games

Sports and games play a crucial role in our lives. They provide us with physical exercise, entertainment, and opportunities for social interaction. Whether it's playing football, cricket, or any other sport, engaging in these activities brings joy and numerous benefits. In this essay, we will explore the importance of sports and games and how they contribute to our overall well-being.

Sports and games are an integral part of human society. They go beyond mere physical activity and provide a platform for personal growth, teamwork, and competition. Engaging in sports and games offers numerous benefits for individuals of all ages. This essay will delve into the significance of sports and games, highlighting their impact on physical health, mental well-being, and social development.

کھیل اور کھیل ہماری زندگی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ وہ ہمیں جسمانی ورزش، تفریح، اور سماجی میل جول کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔ چاہے وہ فٹ بال، کرکٹ، یا کوئی اور کھیل ہو، ان سرگرمیوں میں شامل ہونا خوشی اور بے شمار فوائد لاتا ہے۔ اس مضمون میں، ہم کھیلوں اور کھیلوں کی اہمیت کو دریافت کریں گے اور یہ دیکھیں گے کہ وہ ہماری مجموعی فلاح و بہبود میں کس طرح تعاون کرتے ہیں۔

کھیل اور کھیل انسانی معاشرے کا لازمی جزو ہیں۔ وہ محض جسمانی سرگرمی سے آگے بڑھ کر ذاتی ترقی، ٹیم ورک اور مسابقت کے لیے ایک پلیٹ فارم مہیا کرتے ہیں۔ کھیلوں اور کھیلوں میں مشغول ہونا ہر عمر کے افراد کے لیے بے شمار فوائد پیش کرتا ہے۔ یہ مضمون کھیلوں اور کھیلوں کی اہمیت پر روشنی ڈالے گا، جس میں جسمانی صحت، ذہنی تندرستی اور سماجی ترقی پر ان کے اثرات کو اجاگر کیا جائے گا۔

My House

My house is a special place where I feel safe and loved. It is my shelter, my haven, and the place where I create beautiful memories with my family. In this essay, I will describe my house and what makes it a wonderful place to call home.

My house is a small but cozy dwelling located in a quiet neighborhood. It has a simple design with a living room, bedrooms, a kitchen, and a backyard. The walls are painted in warm colors that give a welcoming and comforting vibe. The furniture is modest but comfortable, providing a place to relax and unwind after a long day.

One of my favorite parts of my house is the kitchen. It is the heart of our home, where delicious meals are prepared and enjoyed together as a family. I love the aroma of spices and the sound of sizzling pans as my mother cooks our favorite dishes. It is a place filled with warmth, laughter, and the shared joy of breaking bread together.

میرا گھر ایک خاص جگہ ہے جہاں میں خود کو محفوظ اور پیارا محسوس کرتا ہوں۔ یہ میری پناہ گاہ، میری پناہ گاہ اور وہ جگہ ہے جہاں میں اپنے خاندان کے ساتھ خوبصورت یادیں تخلیق کرتا ہوں۔ اس مضمون میں، میں اپنے گھر کی وضاحت کروں گا اور گھر کو فون کرنے کے لیے یہ ایک شاندار جگہ کیا ہے۔

میرا گھر ایک چھوٹا لیکن آرام دہ رہائش گاہ ہے جو ایک پر سکون محلے میں واقع ہے۔ اس کا ایک سادہ ڈیزائن ہے جس میں ایک لونگ روم، بیڈ رومز، ایک کچن اور گھر کے پچھواڑے ہیں۔ دیواروں کو گرم رنگوں میں پینٹ کیا گیا ہے جو خوش آئند اور سکون بخش ماحول فراہم کرتے ہیں۔ فرنیچر معمولی لیکن آرام دہ ہے، جو ایک طویل دن کے بعد آرام کرنے اور آرام کرنے کی جگہ فراہم کرتا ہے۔

میرے گھر کے پسندیدہ حصوں میں سے ایک باورچی خانہ ہے۔ یہ ہمارے گھر کا دل ہے، جہاں لذیذ کھانے تیار کیے جاتے ہیں اور ایک خاندان کے ساتھ مل کر لطف اندوز ہوتے ہیں۔ مجھے مسالوں کی خوشبو اور کڑکتے پین کی آواز بہت پسند ہے کیونکہ میری والدہ ہمارے پسندیدہ پکوان بناتی ہیں۔ یہ گرمجوشی، ہنسی اور ایک ساتھ روٹی توڑنے کی مشترکہ خوشی سے بھری ہوئی جگہ ہے۔

Please visit for more data at: www.pakcity.org

Courtesy

Courtesy is a great virtue. It is the basis of all religions. All religions teach it. It is the heart of all refined and cultural deeds. Thus, humans should show it in their doings.

Courtesy could be spread by writing good books. It could also be spread by preaching good manners. All the Prophets adopted this method. They taught courtesy through their speeches and deeds. They themselves were the embodiments of courtesy. Their deeds and manners were so good that people were attracted to them. Therefore, courtesy, politeness, and kindness are the qualities of prophets. These qualities can turn the enemies into friends. Our Holy Prophet (ﷺ) Said, "The best amongst ye is the one whose manners are the best."

Therefore, courtesy is the most prominent trait of a true Muslim. There are many benefits of courtesy. First, it brings us joy. Second, courteous people become popular with others. Third, they can spread their ideas easily. Therefore, we should be just and courteous in our dealings with others. Therefore, we should promote courtesy in society.

خوش اخلاقی بہت بڑی خوبی ہے۔ یہ تمام مذاہب کی بنیاد ہے۔ تمام مذاہب اس کی تعلیم دیتے ہیں۔ یہ تمام بہتر اور ثقافتی کاموں کا مرکز ہے۔ اس لیے انسانوں کو اپنے اعمال میں اسے دکھانا چاہیے۔

اچھی کتابیں لکھ کر ادب کو پھیلایا جا سکتا ہے۔ اسے اچھے اخلاق کی تبلیغ سے بھی پھیلایا جا سکتا ہے۔ تمام انبیاء نے یہ طریقہ اختیار کیا۔ انہوں نے اپنی تقریروں اور اعمال کے ذریعے شائستگی کا درس دیا۔ وہ خود بھی شائستگی کے مجسم تھے۔ ان کے اعمال اور اخلاق اتنے اچھے تھے کہ لوگ ان کی طرف متوجہ ہوتے تھے۔ لہٰذا شائستگی، شائستگی اور حسن سلوک انبیاء کی صفات ہیں۔ یہ خوبیاں دشمنوں کو دوست بنا سکتی ہیں۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سب سے بہتر وہ ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہو۔

لہٰذا شائستگی ایک سچے مسلمان کی سب سے نمایاں صفت ہے۔ حسن سلوک کے بہت سے فائدے ہیں۔ سب سے پہلے، یہ ہمیں خوشی لاتا ہے۔ دوسرا، شائستہ لوگ دوسروں میں مقبول ہو جاتے ہیں۔ تیسرا، وہ اپنے خیالات کو آسانی سے پھیلا سکتے ہیں۔ لہذا، ہمیں دوسروں کے ساتھ اپنے معاملات میں انصاف اور شائستہ ہونا چاہیے۔ لہٰذا ہمیں معاشرے میں اخلاقیات کو فروغ دینا چاہیے۔

Libraries

With the spread of literacy, libraries have become essential tools for learning. Public instruction is making rapid progress everywhere in Pakistan. It is no more the privilege of the well-to-do only to acquire knowledge as it was not so very long ago. There are schools and colleges in almost every part of the country. Twenty first century dawns with a sure promise to be a century of peace and educational explosion.

Naturally, when there is a thirst for knowledge, there is also an ever-increasing demand for books and magazines. Everybody does not have the means to buy books of all sorts. The mass education programme is bound to suffer adversely if there are no free libraries for students.

Our school libraries are not functioning properly. There are practically no readings or borrowing facilities. There is no whole-time staff for libraries. Above all, there is no incentive to read general books or fiction. The few books that may be there in the dusty old almirahs stink awfully. This is mainly for want of fresh air in the stuffy, locked cupboards. More often the books are just old titles, moth-eaten and worn out.

Libraries obviously play an important role in creating a genuine love of books and interest in current affairs. Their reading rooms promote a spirit of discipline, research, enquiry and fellowship. Libraries with a variety of attractive titles have a healthy, beneficial effect on the eager minds of students.

Please visit for more data at: www.pakcity.org

خواندگی کے پھیلاؤ کے ساتھ، لائبریریاں سیکھنے کا لازمی ذریعہ بن گئی ہیں۔ پاکستان میں ہر جگہ عوامی تعلیم تیزی سے ترقی کر رہی ہے۔ اب صرف علم حاصل کرنا ہی اہل خیر کا استحقاق نہیں رہا جیسا کہ بہت پہلے نہیں تھا۔ ملک کے تقریباً ہر حصے میں اسکول اور کالج ہیں۔ اکیسویں صدی امن اور تعلیمی دھماکے کی صدی ہونے کے یقینی وعدے کے ساتھ طلوع ہو رہی ہے۔

فطری طور پر جب علم کی پیاس ہوتی ہے تو کتابوں اور رسالوں کی مانگ بھی بڑھ جاتی ہے۔ ہر کسی کے پاس ہر قسم کی کتابیں خریدنے کا ذریعہ نہیں ہوتا۔ اگر طالب علموں کے لیے مفت لائبریریاں نہ ہوں تو اجتماعی تعلیم کا پروگرام بری طرح متاثر ہو گا۔

ہمارے اسکول کی لائبریریاں ٹھیک سے کام نہیں کر رہی ہیں۔ عملی طور پر پڑھنے یا قرض لینے کی کوئی سہولت نہیں ہے۔ لائبریریوں کے لیے کل وقتی عملہ نہیں ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ عام کتابیں یا افسانے پڑھنے کی کوئی ترغیب نہیں ہے۔ خاک آلود پرانے المیرہ میں جو چند کتابیں ہو سکتی ہیں ان سے بدبو آتی ہے۔ یہ بنیادی طور پر بھری ہوئی، بند الماریوں میں تازہ ہوا کی کمی کے لیے ہے۔ زیادہ تر کتابیں صرف پرانے عنوانات ہیں، کیڑے کھا گئی اور بوسیدہ ہو چکی ہیں۔

کتابوں سے حقیقی محبت اور حالات حاضرہ میں دلچسپی پیدا کرنے میں ظاہر ہے کہ لائبریریاں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ ان کے پڑھنے والے کمرے نظم وضبط، تحقیق، تفتیش اور رفاقت کے جذبے کو فروغ دیتے ہیں۔ متعدد پرکشش عنوانات والی لائبریریاں طلباء کے شوقین ذہنوں پر صحت مند، فائدہ مند اثرات مرتب کرتی ہیں۔

Health

"Health is Wealth" is a well-known proverb often quoted by our parents and teachers. When people meet, they usually ask one another "How are you?" "How are you getting on?"

Health is precious and certainly a great blessing of Allah Almighty. Hygienic environment, personal cleanliness, wholesome food and a regular way of life are conducive to health. Early to bed and early to rise, meals at regular times, recreation and rest are sure to make a man healthy, wealthy and wise. Young people, who have plenty of energy, need to take vigorous athletic exercises in the fresh open air.

If we are run down, overworked, or dreadfully sick we consult a good doctor. He gives us a tonic, or prescribes a special diet. "You are working too hard", he may say, "That's what the trouble is. You cannot go on burning the candle at both ends."

Sometime staying at one place, year in and year out tends to make us weary and stale. It is a signal that what we need is a complete change in our environment. If we go to some other place at the hills or in the countryside, it does us a world of good. Change and fresh air are better than all the tonics in the world. Eating out is generally avoided by health-conscious men and women. Home-made cookies are the safest and the best in the world.

"صحت دولت ہے" ایک مشہور محاورہ ہے جسے اکثر ہمارے والدین اور اساتذہ نے نقل کیا ہے۔ جب لوگ ملتے ہیں تو وہ عام طور پر ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں "آپ کیسے ہیں؟" "تم کیسے چل رہے ہو؟"

صحت بہت قیمتی ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ حفظان صحت کا ماحول، ذاتی صفائی، صحت بخش خوراک، اور زندگی کا باقاعدہ طریقہ صحت کے لیے سازگار ہے۔ جلد سونے اور جلدی اٹھنا، مقررہ وقت پر کھانا، تفریح اور آرام انسان کو صحت مند، دولت مند اور عقلمند بناتا ہے۔ نوجوان لوگ، جن کے پاس کافی توانائی ہوتی ہے، انہیں تازہ کھلی ہوا میں بھرپور ورزش کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

اگر ہم تھک جاتے ہیں، زیادہ کام کرتے ہیں، یا خوفناک حد تک بیمار ہوتے ہیں تو ہم اچھے ڈاکٹر سے رجوع کرتے ہیں۔ وہ ہمیں ٹانک دیتا ہے، یا کوئی خاص خوراک تجویز کرتا ہے۔ "آپ بہت محنت کر رہے ہیں"، وہ کہہ سکتا ہے، "یہی مصیبت ہے۔ تم دونوں سروں پر موم بتی جلاتے نہیں رہ سکتے۔"

کبھی کبھی ایک جگہ پر رہنا، سال بہ سال ہمیں تھکاوٹ اور باسی بنا دیتا ہے۔ یہ ایک اشارہ ہے کہ ہمیں اپنے ماحول میں مکمل تبدیلی کی ضرورت ہے۔ اگر ہم پہاڑیوں یا دیہی علاقوں میں کسی اور جگہ جاتے ہیں، تو یہ ہمارے لیے ایک اچھی دنیا ہے۔ تبدیلی اور تازہ ہوا دنیا کے تمام ٹانک سے بہتر ہے۔ صحت کے بارے میں شعور رکھنے والے مرد اور خواتین عام طور پر باہر کھانے سے گریز کرتے ہیں۔ گھر میں بنی کوکیز دنیا میں سب سے محفوظ اور بہترین ہیں۔

Please visit for more data at: www.pakcity.org

A Rainy Day

It was a hot summer day. Everyone was feeling the intense heat. When the winds started to blow with a peak of clouds, it didn't take long before the clouds covered the whole sky. It was a bit unexpected on this hot summer day but in a matter of moments, the sky got darker, and it started to rain.

The sky covered in clouds gave a beautiful view after the bright sun sight. It was a blessing for the people. They seem to have a breath of fresh air. Plants started to seem fresh. The soil was wet with a pleasant smell.

Rain is the most beautiful natural phenomenon on Earth. It is also a water source for many living beings. It provides water to all plants and animals. It fills up the rivers and streams for life. The environment starts to feel brightened up.

The day looks more clean and clear. The kids came out of their houses. A rainy day is the most loved one by kids. It allows them to enjoy their outdoor games and play under the rainy sky. Mothers make delicious treats for everyone at home. Rain changes the mood of people all around.

A rainy day seems lovely until it is not excessive. When the rain continues, it turns into a problem for many people. In small cities and villages, it causes floods. It causes blockage on roads and mud on the streets due to excess water. The rivers and streams getting more amount of water can have dangerous results. Some houses can have an impact due to heavy rain and it may cause disturbance for movements at some places. Overall, a rainy day brings joy to the environment and people.

یہ گرمی کے شدید دن تھے۔ ہر کوئی شدید گرمی کو محسوس کر رہا تھا۔ جب بادلوں کی چوٹی کے ساتھ ہوائیں چلنے لگیں تو زیادہ دیر نہیں لگی کہ بادلوں نے پورے آسمان کو ڈھانپ لیا۔ گرمی کے اس دن میں یہ قدرے غیر متوقع تھا لیکن کچھ ہی لمحوں میں آسمان گہرا ہو گیا اور بارش شروع ہو گئی۔

Please visit for more data at: www.pakcity.org

سورج کی روشنی کے بعد بادلوں میں ڈھکے آسمان نے ایک خوبصورت منظر پیش کیا۔ یہ لوگوں کے لیے ایک نعمت تھی۔ ایسا لگتا ہے کہ وہ تازہ ہوا کا سانس لے رہے ہیں۔ پودے تازہ لگنے لگے۔ مٹی ایک خوشگوار خوشبو سے گیلی تھی۔

بارش زمین پر سب سے خوبصورت قدرتی واقعہ ہے۔ یہ بہت سے جانداروں کے لیے پانی کا ذریعہ بھی ہے۔ یہ تمام پودوں اور جانوروں کو پانی فراہم کرتا ہے۔ یہ زندگی کے لیے ندیوں اور ندیوں کو بھر دیتا ہے۔ ماحول روشن ہونے لگتا ہے۔

دن زیادہ صاف اور صاف نظر آتا ہے۔ بچے گھروں سے باہر نکل آئے۔ بارش کا دن بچوں کو سب سے زیادہ پیارا ہوتا ہے۔ یہ انہیں اپنے بیرونی کھیلوں سے لطف اندوز ہونے اور بارش کے آسمان کے نیچے کھیلنے کی اجازت دیتا ہے۔ مائیں گھر میں سب کے لیے لذیذ کھانے بناتی ہیں۔ بارش چاروں طرف لوگوں کے مزاج بدل دیتی ہے۔

بارش کا دن اس وقت تک خوبصورت لگتا ہے جب تک کہ اس کی زیادتی نہ ہو۔ جب بارش جاری رہتی ہے تو یہ بہت سے لوگوں کے لیے پریشانی میں بدل جاتی ہے۔ چھوٹے شہروں اور دیہاتوں میں یہ سیلاب کا باعث بنتا ہے۔ اس سے سڑکوں پر رکاوٹیں اور زیادہ پانی کی وجہ سے سڑکوں پر کیچڑ پیدا ہو جاتا ہے۔ دریاؤں اور ندی نالوں میں پانی کی زیادہ مقدار کے خطرناک نتائج نکل سکتے ہیں۔ موسلا دھار بارش کی وجہ سے کچھ مکانات متاثر ہو سکتے ہیں اور کچھ جگہوں پر نقل و حرکت میں خلل پڑ سکتا ہے۔ مجموعی طور پر، بارش کا دن ماحول اور لوگوں کے لیے خوشی لاتا ہے۔

A Scene at a Railway Station

The British invented the railway and the locomotive. The rail track was laid for the trains to contact different towns and villages on the route. The train, drawn by heavy engine, would stop briefly for the passengers at places called railway stations.

There are obviously typical scenes at a railway station. The smart, uniformed stationmaster and his staff hurriedly move about when some train arrives or is about to leave. The platform is thronged with passengers, men, women, and children. Some stay close to their piles of luggage, others just walk about looking at colorful ads. The vendors do a roaring trade. Their brightly lit

stalls or carts at different points attract passengers. There is noise and glamour all around. Meals, fruits, books, magazines, souvenirs, and knick-knacks sell like hot cakes. The prospect of a long, arduous, and tiring journey ahead worries the passengers. In summer pitchers and fans are in great demand. Water coolers and taps are the busiest spots.

Such a bustle follows when the train pulls in at the platform. Some people pick their way politely along the crowded platform while others bump into one another as they go hurriedly from one compartment to another.

The porters in their red shirts are seen bustling about. A hawker hurries from door to door, crying, "The Jang", "The News", "The Nations" and "The Nawa-i-Waqt." Such are some of the scenes at the railway station.

انگریزوں نے ریلوے اور لوکوموٹیو ایجاد کی۔ ٹرینوں کے روٹ پر مختلف شہروں اور دیہاتوں سے رابطہ کرنے کے لیے ریل کی پٹڑی بچھائی گئی تھی۔ ٹرین، بھاری انجن کے ذریعے کھینچی گئی، مسافروں کے لیے ریلوے اسٹیشن کہلانے والی جگہوں پر مختصر طور پر رکے گی۔

ریلوے سٹیشن پر ظاہر ہے عام مناظر ہیں۔ ہوشیار، یونیفارم والے سٹیشن ماسٹر اور اس کا عملہ جب کوئی ٹرین آتی ہے یا روانہ ہونے والی ہوتی ہے تو جلدی سے حرکت کرتے ہیں۔ پلیٹ فارم پر مسافروں، مردوں، عورتوں اور بچوں کا ہجوم ہے۔ کچھ اپنے سامان کے ڈھیر کے قریب رہتے ہیں، دوسرے صرف رنگ برنگے اشتہارات کو دیکھتے ہوئے چلتے ہیں۔ دکاندار ایک گرجدار تجارت کرتے ہیں۔ مختلف مقامات پر ان کے چمکدار سٹال یا گاڑیاں مسافروں کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہیں۔ چاروں طرف شور اور رونق ہے۔ کھانا، پھل، کتابیں، میگزین، یادگاریں، اور نیک نیکس گرم کیک کی طرح فروخت ہوتے ہیں۔ آگے ایک طویل، مشکل اور تھکا دینے والے سفر کا امکان مسافروں کو پریشان کرتا ہے۔ گرمیوں میں گھڑے اور پنکھے کی بہت مانگ ہوتی ہے۔ واٹر کولر اور نلکے مصروف ترین مقامات ہیں۔

جب ٹرین پلیٹ فارم پر آتی ہے تو اس طرح کی ہلچل مچ جاتی ہے۔ کچھ لوگ ہجوم والے پلیٹ فارم کے ساتھ شائستگی سے اپنا راستہ چنتے ہیں جبکہ دوسرے ایک دوسرے سے ٹکرا جاتے ہیں جب وہ ایک ڈبے سے دوسرے میں جلدی سے جاتے ہیں۔

ان کی سرخ قمیضوں میں پورٹر ہلچل مچا رہے ہیں۔ ایک ہاکر گھر گھر جلدی چلاتا ہے، "جنگ"، "دی نیوز"، "دی نیشنز" اور "نوائے وقت"۔ ریلوے سٹیشن کے کچھ ایسے ہی مناظر ہیں۔

Please visit for more data at: www.pakcity.org

A Visit to a Historical Place or A Visit to a Museum

Last Sunday, I visited the historical museum of Lahore with my school teachers. The Lahore Museum is a significant place where work of art and other objects of historical value are preserved in a proper way and displayed in a grand style. It is an old imposing building with a high ceiling.

The incharge of the museum is called the curator. Our knowledgeable teacher took us around different sections of that spectacular museum. There were smartly kept glass cases in which ancient swords, daggers, garments of the ancient Kings, ornaments, coins, bows and arrows, clay pots and metal pots were displayed.

A brief description of each article was given below on a small carved sheet of steel. There was also a clay model of Queen Victoria, which lay in a room. There was also an old priceless manuscript of the Holy Quran in one room. There were old picture frames in another room. The Lahore museum gave us a wealth of information and insight about our glorious past. It was a worthwhile visit without a doubt.

گزشتہ اتوار کو میں نے اپنے سکول کے اساتذہ کے ساتھ لاہور کے تاریخی عجائب گھر کا دورہ کیا۔ لاہور میوزیم ایک اہم جگہ ہے جہاں آرٹ کے کام اور تاریخی اہمیت کی دیگر اشیاء کو مناسب طریقے سے محفوظ کیا جاتا ہے اور شاندار انداز میں نمائش کی جاتی ہے۔ یہ ایک پرانی مسلط عمارت ہے جس کی اونچی چھت ہے۔

میوزیم کے انچارج کو کیوریٹر کہا جاتا ہے۔ ہمارے علم دوست استاد ہمیں اس شاندار میوزیم کے مختلف حصوں میں لے گئے۔ شیشے کی چالاکی سے رکھے ہوئے کیس تھے جن میں قدیم تلواریں، خنجر، قدیم بادشاہوں کے لباس، زیورات، سکے، کمان اور تیر، مٹی کے برتن اور دھاتی برتن آویزاں تھے۔

ہر مضمون کی مختصر تفصیل ذیل میں فولاد کی ایک چھوٹی تراشی ہوئی شیٹ پر دی گئی تھی۔ ملکہ وکٹوریہ کا مٹی کا ایک ماڈل بھی تھا جو ایک کمرے میں پڑا تھا۔ ایک کمرے میں قرآن پاک کا پرانا انمول نسخہ بھی پڑا تھا۔ دوسرے کمرے میں پرانی تصویر کے فریم تھے۔ لاہور کے عجائب گھر نے ہمیں اپنے شاندار ماضی کے بارے میں معلومات اور بصیرت کا خزانہ دیا۔ بلاشبہ یہ ایک قابل قدر دورہ تھا۔

A Visit to Hill Station

Last year, I with some of my friends decided to visit Murree Hill. It was a pleasant day of summer. We started early and went to Rawalpindi by train. We hired a bus and reached there. It was a long journey. We were very excited because we were going there for the first time. The cool breeze was blowing.

We stayed in a beautiful hotel. First of all, we had a bath and took some rest. In the evening, we went out. It was really a lovely weather. The cool breeze was fanning our faces. It was nearly getting dark when we returned.

The next day, we visited Patriata. We sat in the cable car. It was so wonderful to look down from the cable car. The view below was very beautiful. At last, we reached Patriata Hills. We stayed there for three hours. We returned to Murree in the evening. The next day, we visited some nearby valleys. We stayed in Murree for three days. After that, we returned to our city. It was a great trip.

پچھلے سال، میں نے اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ مری پہاڑی کا دورہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ گرمیوں کے خوشگوار دن تھے۔ ہم نے جلدی شروع کی اور ٹرین کے ذریعے راولپنڈی گئے۔ ہم نے بس کرائے پر لی اور وہاں پہنچ گئے۔ یہ ایک طویل سفر تھا۔ ہم بہت پرجوش تھے کیونکہ ہم وہاں پہلی بار جارہے تھے۔ ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔

ہم ایک خوبصورت ہوٹل میں ٹھہرے۔ سب سے پہلے ہم نے غسل کیا اور کچھ آرام کیا۔ شام کو ہم باہر نکلے۔ یہ واقعی ایک خوبصورت موسم تھا۔ ٹھنڈی ہوا ہمارے چہروں کو جھنجھوڑ رہی تھی۔ جب ہم واپس آئے تو تقریباً اندھیرا ہو رہا تھا۔

اگلے دن، ہم نے پتریاٹا کا دورہ کیا. ہم کیبل کار میں بیٹھ گئے۔ کیبل کار سے نیچے دیکھنا بہت اچھا تھا۔ نیچے کا منظر بہت خوبصورت تھا۔ آخر کار ہم پتریاٹا ہلز پہنچ گئے۔ ہم تین گھنٹے تک وہاں رہے۔ شام کو ہم مری واپس آ گئے۔ اگلے دن، ہم نے کچھ قریبی وادیوں کا دورہ کیا۔ ہم تین دن مری میں رہے۔ اس کے بعد ہم اپنے شہر واپس آ گئے۔ یہ بہت اچھا سفر تھا۔

pakcity.org

Please visit for more data at: www.pakcity.org

A Cricket Match

A few days back, I watched a one-day cricket match. It was played between the Faisalabad Falcons and Peshawar Panthers.

I with some of my friends reached the stadium in time. There was a great rush of people. We got seats with great difficulty. Policemen were there to control the people. Many hawkers were selling eatables. Their things were selling like hotcakes.

The match started at a fixed time. There was a great hustle and bustle among the spectators. The players of both teams played with great zing. The supporters encouraged the players of both teams. It was a great show of entertainment. The match ended in the victory of the Peshawar Panthers. It was really an entertaining match. We enjoyed that match very much.

کچھ دن پہلے میں نے ایک روزہ کرکٹ میچ دیکھا۔ یہ فیصل آباد فالکنز اور پشاور پینتھرز کے درمیان کھیلا گیا۔

میں اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ وقت پر سٹیڈیم پہنچا۔ لوگوں کا زبردست رش تھا۔ ہم نے بڑی مشکل سے سیٹیں حاصل کیں۔ لوگوں کو کنٹرول کرنے کے لیے پولیس اہلکار موجود تھے۔ بہت سے ہاکر کھانے کی چیزیں بیچ رہے تھے۔ ان کی چیزیں ہاٹ کیک کی طرح بک رہی تھیں۔

میچ مقررہ وقت پر شروع ہوا۔ تماشائیوں میں زبردست ہلچل مچ گئی۔ دونوں ٹیموں کے کھلاڑیوں نے شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا۔ سپورٹرز نے دونوں ٹیموں کے کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کی۔ یہ تفریح کا ایک بہترین شو تھا۔ میچ کا اختتام پشاور پینتھرز کی فتح پر ہوا۔ یہ واقعی ایک دل لگی میچ تھا۔ ہم نے اس میچ سے بہت لطف اٹھایا۔

A Hockey Match

A few days back, I watched a one-day hockey match. It was played between the Faisalabad Falcons and Peshawar Panthers.

I with some of my friends reached the stadium in time. There was a great rush of people. We got seats with great difficulty. Policemen were there to control the

Please visit for more data at: www.pakcity.org

people. Many hawkers were selling eatables. Their things were selling like hotcakes.

The match started at a fixed time. There was a great hustle and bustle among the spectators. The players of both teams played with great zing. The supporters encouraged the players of both teams. It was a great show of entertainment. The match ended in the victory of the Peshawar Panthers. It was really an entertaining match. We enjoyed that match very much.

کچھ دن پہلے میں نے ایک روزہ ہاکی میچ دیکھا۔ یہ فیصل آباد فالکنز اور پشاور پینتھرز کے درمیان کھیلا گیا۔

میں اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ وقت پر سٹیڈیم پہنچا۔ لوگوں کا زبردست رش تھا۔ ہم نے بڑی مشکل سے سیٹیں حاصل کیں۔ لوگوں کو کنٹرول کرنے کے لیے پولیس اہلکار موجود تھے۔ بہت سے ہاکر کھانے کی چیزیں بیچ رہے تھے۔ ان کی چیزیں ہاٹ کیک کی طرح بک رہی تھیں۔

میچ مقررہ وقت پر شروع ہوا۔ تماشائیوں میں زبردست ہلچل مچ گئی۔ دونوں ٹیموں کے کھلاڑیوں نے شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا۔ سپورٹرز نے دونوں ٹیموں کے کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کی۔ یہ تفریح کا ایک بہترین شو تھا۔ میچ کا اختتام پشاور پینتھرز کی فتح پر ہوا۔ یہ واقعی ایک دل لگی میچ تھا۔ ہم نے اس میچ سے بہت لطف اٹھایا۔

A True Muslim

To be a Muslim is a great blessing of Allah. It is indeed his mercy to make us believe us Allah and his prophets (A.S); the final one being the Holy Prophet Muhammad (Peace be upon him). The hallmark of a true Muslim is the magnanimity of heart.

A true Muslim believes that Allah that Allah is the light of the heavens and the earth. He remains conscious that Allah knows all the facts even the innermost secrets of hearts. He believes that man can learn only that part of his knowledge which Allah wills. He spends good, worthy things in the name of Allah. He knows that if he gives alms to the poor secretly, it will atone some of his sins.

www.pakcity.org

A good Muslim is ever eager to seek knowledge. He is clean, brave, and pure. He does his duty well. He tries to attain excellence in every field of life. He / She offers prayers punctually five times a day. A true Muslim believes that good deeds endure for rich rewards in the hereafter. It is indeed a great privilege to be a Muslim.

مسلمان ہونا اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ در حقیقت یہ اس کی رحمت ہے کہ وہ ہمیں اللہ اور اس کے انبیاء(علیہم السلام) پر ایمان لائے۔ آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ سچے مسلمان کی پہچان دل کی بڑائی ہے۔

ایک سچا مسلمان اللہ کو مانتا ہے کہ اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ وہ باشعور رہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام حقائق کو جانتا ہے یہاں تک کہ دلوں کے بھید بھی۔ اس کا خیال ہے کہ انسان اپنے علم کا وہی حصہ سیکھ سکتا ہے جو اللہ چاہے۔ وہ اللہ کے نام پر اچھی اچھی چیزیں خرچ کرتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اگر وہ کسی غریب کو چھپ کر خیرات دے تو اس سے اس کے کچھ گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔

ایک اچھا مسلمان ہمیشہ علم کے حصول کا شوقین رہتا ہے۔ وہ صاف، بہادر اور پاکیزہ ہے۔ وہ اپنا فرض بخوبی نبھاتا ہے۔ وہ زندگی کے ہر شعبے میں سبقت حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ دن میں پانچ وقت کی پابندی سے نماز پڑھتا ہے۔ ایک سچے مسلمان کا عقیدہ ہے کہ اچھے اعمال آخرت میں بھرپور انعامات کے لیے قائم رہتے ہیں۔ مسلمان ہونا واقعی بہت بڑا اعزاز ہے۔

Life in a Big City

Daily life in a big city like Lahore is ever so busy and exciting. The busiest parts of the day are called peak hours. The rush of traffic in the morning, at Midday, and in the early evening is at its peak. The big urban transport buses, wagons, cars, coaches, private transport vehicles, taxi cabs, motorcycles, tongas, and rehras pass up and down from morning till late in the night. At peak hours the noise of the passing traffic is so high that two persons cannot hear each other. The busiest and terribly noisy spots in Lahore are Miner-e-Pakistan, Badamibagh, Bhatti Gate, Mochi Gate, Railway station, Regal Crossing, Laxmi Chowk, Ichra, and Multan Road.

Important buildings like the Lahore High Court, G.P.O, Museum, L.M.C, Jinnah Hall, Punjab University (old campus), Masjid Shuhada, the

Assembly Chambers, Wapda House, The Zoo, Al-Hamra, Quaid-e-Azam Library, Governor House, Aitchison College, Shopping Centers, Foreign Banks, are situated on the Shahra-i-Quaid-e-Azam (The Mall). This main avenue is remarkably clean and green. There is a practically no dust and its pavements are crowded with people hurrying to and fro. Traffic policemen are always on duty here and they regulate the heavy traffic efficiently. Well over a hundred thousand vehicles and half a million people pass up and down this busy thorough fare in a single day.

Local and foreign tourist traffic to ancient sites like Badshahi Mosque, the Fort, the Jehangir and Noor Jehan Mausoleums, and the Shalimar Garden is also quite heavy.

Life in a big city like Lahore is a whirl of activities. On the other hand broken streets, stray dogs, ill-smelling slums, stagnation, sloppy administration, soaring crimes, and sickening pollution are the sore spots of city life as well.

لاہور جیسے بڑے شہر میں روز مرہ کی زندگی اتنی مصروف اور پرجوش ہوتی ہے۔ دن کے مصروف ترین حصوں کو چوٹی کے اوقات کہا جاتا ہے۔ صبح، دوپہر اور شام کے وقت ٹریفک کا رش اپنے عروج پر ہوتا ہے۔ شہری ٹرانسپورٹ کی بڑی بسیں، ویگنیں، کاریں، کوچز، پرائیویٹ ٹرانسپورٹ گاڑیاں، ٹیکسی کیب، موٹر سائیکل، ٹونگے اور ریہڑ صبح سے رات گئے تک اوپر نیچے گزرتے ہیں۔ اوقات کار میں گزرنے والی ٹریفک کا شور اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ دو افراد ایک دوسرے کو سن نہیں سکتے۔ لاہور کے مصروف ترین اور خوفناک شور والے مقامات میں مائنر پاکستان، بادامی باغ، بھاٹی گیٹ، موچی گیٹ، ریلوے اسٹیشن، ریگل کراسنگ، لکشمی چوک، اچھرہ اور ملتان روڈ ہیں۔

اہم عمارتیں جیسے لاہور ہائی کورٹ، جی پی او، میوزیم، ایل ایم سی، جناح ہال، پنجاب یونیورسٹی (پرانا کیمپس)، مسجد شہدا، اسمبلی چیمبرز، واپڈا ہاؤس، چڑیا گھر، الحمرا، قائد اعظم لائبریری، گورنر ہاؤس۔ ایچی سن کالج، شاپنگ سینٹرز، غیر ملکی بینک، شاہراہ قائد اعظم (دی مال) پر واقع ہیں۔ یہ مرکزی راستہ نمایاں طور پر صاف اور سبز ہے۔ عملی طور پر کوئی دھول نہیں ہے اور اس کے فرش پر لوگوں کا ہجوم ہوتا ہے جو جلدی کرتے ہیں۔ ٹریفک پولیس اہلکار ہمیشہ یہاں ڈیوٹی پر ہوتے ہیں اور وہ ہیوی ٹریفک کو موثر طریقے سے کنٹرول کرتے ہیں۔ ایک ہی دن میں ایک لاکھ سے زیادہ گاڑیاں اور 50 لاکھ لوگ اس مصروف مکمل کرایہ سے گزرتے ہیں۔

بادشاہی مسجد، قلعہ، جہانگیر اور نور جہاں کے مزارات اور شالیمار گارڈن جیسے قدیم مقامات پر مقامی اور غیر ملکی سیاحوں کی آمدورفت بھی کافی زیادہ ہے۔

لاہور جیسے بڑے شہر میں زندگی سرگرمیوں کا چکر ہے۔ دوسری طرف ٹوٹی پھوٹی گلیاں، آوارہ کتے، بدبودار کچی بستیاں، جمود، کالا انتظامیہ، بڑھتے ہوئے جرائم اور بیمار آلودگی شہری زندگی کے لیے اذیت ناک مقامات ہیں۔

Village Life

Village life refers to the lifestyle, culture, and traditions of people living in rural areas. In many countries, including Pakistan, a significant portion of the population still resides in villages. Despite the rapid urbanization and modernization, the charm and simplicity of village life continue to attract many people.

The natural environment is one of the defining features of village life. The lush green fields, fresh air, and peaceful surroundings offer a refreshing break from the hectic city life. Moreover, villages provide an opportunity to connect with nature and appreciate its beauty and bounty.

Social structure and traditions are also important aspects of village life. The close-knit communities promote mutual cooperation, support, and a sense of belonging. People often share common values, customs, and beliefs, which are passed down from generation to generation. Traditional festivities, such as weddings, religious festivals, and harvest festivals, provide an occasion for people to come together and celebrate.

However, village life also has its challenges. Lack of basic facilities, such as electricity, clean water, and healthcare, can pose significant problems for the villagers. The limited access to education and job opportunities also limits their prospects for growth and development.

گاؤں کی زندگی سے مراد دیہی علاقوں میں رہنے والے لوگوں کے طرز زندگی، ثقافت اور روایات ہیں۔ پاکستان سمیت کئی ممالک میں آبادی کا ایک بڑا حصہ اب بھی دیہات میں مقیم ہے۔ تیزی سے شہری کاری اور جدیدیت کے باوجود، گاؤں کی زندگی کی دلکشی اور سادگی بہت سے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرتی رہتی ہے۔

قدرتی ماحول گاؤں کی زندگی کی وضاحتی خصوصیات میں سے ایک ہے۔ سرسبز و شاداب میدان، تازہ ہوا اور پرامن ماحول شہر کی مصروف زندگی سے ایک تازگی کا وقفہ پیش کرتے ہیں۔ مزید یہ کہ دیہات فطرت سے جڑنے اور اس کی خوبصورتی اور فضل کی تعریف کرنے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔

سماجی ڈھانچہ اور روایات بھی گاؤں کی زندگی کے اہم پہلو ہیں۔ قریبی برادریاں باہمی تعاون، حمایت اور تعلق کے احساس کو فروغ دیتی ہیں۔ لوگ اکثر مشترکہ اقدار، رسوم و رواج اور عقائد کا اشتراک کرتے ہیں، جو نسل در نسل منتقل ہوتے ہیں۔ روایتی تہوار، جیسے شادیاں، مذہبی تہوار، اور فصل کی کٹائی کے تہوار، لوگوں کو اکٹھے ہونے اور جشن منانے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔

تاہم، گاؤں کی زندگی میں بھی اپنے چیلنجز ہیں۔ بجلی، صاف پانی، اور صحت کی دیکھ بھال جیسی بنیادی سہولیات کی کمی، گاؤں والوں کے لیے اہم مسائل پیدا کر سکتی ہے۔ تعلیم اور ملازمت کے مواقع تک محدود رسائی ان کی ترقی اور ترقی کے امکانات کو بھی محدود کرتی ہے۔

Television

Television is one of the marvelous inventions of science. Indeed, it is a magic box. Pictures and images flick across the screen and delight the viewers. The world of news and entertainment is moving very fast. Television and radio have come to stay in our lives.

Television programmes in general and drama, in particular, have always fascinated me. I should frankly admit that up to class VIII, I would spend much of my time watching different programmes. But now I am selective and see only what suits my taste.

I know that watching television for a long is harmful to the eyesight. Too much exposure to the flickering damages the sight. Sitting before the set in an awkward position also causes pain in the limbs. Neck bone and shoulders are also badly affected.

www.pakcity.org

What I like most on TV is "The Word of Nature". No other programme can be that wonderful. Each programme on nature, animals, and landscape gives me a glimpse of the beautiful world. I feel like I a discovering the world in which I live. I feel I know very little of the vast world of wonderful forms. "The World of Nature" programme gives me a lot of information and understanding. The creation of so many moving objects is one of the sure signs of Allah Almighty. One of the divine names of Allah is "Al-Musawwir". He is the Creator, the Painter of so many forms of beauty and brilliance.

"The National Geographic" programme on TV always brings to me a new glimpse of natural beauty. I love it and like it.

ٹیلی ویژن سائنس کی شاندار ایجادات میں سے ایک ہے۔ در حقیقت یہ ایک جادوئی خانہ ہے۔ تصویریں اور تصاویر اسکرین پر جھوم اٹھتی ہیں اور دیکھنے والوں کو خوش کرتی ہیں۔ خبروں اور تفریح کی دنیا بہت تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے۔ ٹیلی ویژن اور ریڈیو ہماری زندگیوں میں رہنے کے لیے آگئے ہیں۔

ٹیلی ویژن کے پروگراموں نے بالعموم اور ڈرامہ بالخصوص مجھے ہمیشہ اپنی طرف متوجہ کیا ہے۔ مجھے صاف صاف اعتراف کرنا چاہیے کہ آٹھویں جماعت تک، میں اپنا زیادہ وقت مختلف پروگرام دیکھنے میں گزارتا تھا۔ لیکن اب میں منتخب ہوں اور صرف یہ دیکھتا ہوں کہ میرے ذائقہ کے مطابق کیا ہے۔

میں جانتا ہوں کہ زیادہ دیر تک ٹیلی ویژن دیکھنا بینائی کے لیے نقصان دہ ہے۔ ٹمٹماہٹ کی بہت زیادہ نمائش بینائی کو نقصان پہنچاتی ہے۔ سیٹ سے پہلے عجیب حالت میں بیٹھنے سے بھی اعضاء میں درد ہوتا ہے۔ گردن کی ہڈی اور کندھے بھی بری طرح متاثر ہیں۔

مجھے ٹی وی پر جو چیز سب سے زیادہ پسند ہے وہ ہے "فطرت کا کلام"۔ کوئی اور پروگرام اتنا شاندار نہیں ہو سکتا۔ فطرت، جانوروں اور زمین کی تزئین کا ہر پروگرام مجھے خوبصورت دنیا کی جھلک دیتا ہے۔ مجھے ایسا لگتا ہے جیسے میں اس دنیا کو دریافت کر رہا ہوں جس میں میں رہتا ہوں۔ مجھے لگتا ہے کہ میں حیرت انگیز شکلوں کی وسیع دنیا کے بارے میں بہت کم جانتا ہوں۔ "دی ورلڈ آف نیچر" پروگرام مجھے بہت سی معلومات اور سمجھ دیتا ہے۔ بہت سی حرکت پذیر اشیاء کا پیدا ہونا اللہ تعالی کی یقینی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام "الموسویر" ہے۔ وہ خالق ہے، خوبصورتی اور چمک کی بہت سی شکلوں کا مصور ہے۔

ٹی وی پر "نیشنل جیو گرافک" پروگرام ہمیشہ میرے لیے قدرتی حسن کی ایک نئی جھلک لاتا ہے۔ میں اسے پسند کرتا ہوں

اور اسے پسند کرتا ہوں۔

My Ambition or My Aim in Life

Everyone has some great or small aim in life. The aim is very important in life. It is like a guiding star. Different people have different ambitions. I have also a high ambition in life.

My ambition in life is to spread knowledge in each part of my country. So, I have decided to become a teacher. Teaching is a noble profession. A teacher is a noble and respectable member of society. He serves the nation and makes it strong through knowledge. All the progress of the world is due to knowledge. The holy prophet expressed the importance of the teacher and education many times in his addresses.

I do not want fame, wealth, and popularity in life. I am fond of reading and teaching. I will devote my life to doing this work. I will work hard to achieve my aim. For this purpose, I read good books and participate in educational activities. In-Sha-Allah, I will achieve my aim in life with honesty, justice, and truth. As we know that teaching is the profession of the holy prophet, I am proud of my ambition. I advise everyone for such a good ambition in life.

ہر ایک کی زندگی میں کوئی نہ کوئی چھوٹا یا بڑا مقصد ہوتا ہے۔ زندگی میں مقصد بہت ضروری ہے۔ یہ ایک رہنما ستارے کی طرح ہے۔ مختلف لوگوں کے مختلف عزائم ہوتے ہیں۔ میں بھی زندگی میں ایک اعلیٰ عزائم رکھتا ہوں۔

زندگی میں میری خواہش اپنے ملک کے ہر حصے میں علم پھیلانا ہے۔ لہذا، میں نے ایک استاد بننے کا فیصلہ کیا ہے۔ تدریس ایک عظیم پیشہ ہے۔ استاد معاشرے کا ایک معزز اور قابل احترام فرد ہوتا ہے۔ وہ قوم کی خدمت کرتا ہے اور اسے علم کے ذریعے مضبوط بناتا ہے۔ دنیا کی تمام ترقی علم کی وجہ سے ہے۔ پیغمبر اکرمؐ نے اپنے خطابات میں کئی بار استاد اور تعلیم کی اہمیت کا اظہار کیا۔

Please visit for more data at: www.pakcity.org

مجھے زندگی میں شہرت، دولت اور مقبولیت نہیں چاہیے۔ مجھے پڑھنے اور پڑھانے کا شوق ہے۔ میں اس کام کے لیے اپنی زندگی وقف کروں گا۔ میں اپنے مقصد کے حصول کے لیے سخت محنت کروں گا۔ اس مقصد کے لیے میں اچھی کتابیں پڑھتا ہوں اور تعلیمی سرگرمیوں میں حصہ لیتا ہوں۔ ان شاءاللہ میں ایمانداری، انصاف اور سچائی کے ساتھ زندگی میں اپنا مقصد حاصل کروں گا۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ تدریس پیغمبر کا پیشہ ہے، مجھے اپنی خواہش پر فخر ہے۔ میں ہر ایک کو زندگی میں ایسی اچھی خواہش کے لیے مشورہ دیتا ہوں۔

My Best Teacher

A good teacher not only gives us the formal education but also shapes our character. A teacher is also said to be our spiritual father. He is the person who educates us in order to help us in shaping a nice character.

Mr. Asad is my best teacher. He is a young man of 30. He is also my neighbour. He belongs to a noble family. He is a highly educated man. He teaches us English and Urdu. He has full command of his subject He teaches us with love and care. His method of teaching is very good. All the students like him very much. He is also our class in charge. He comes to school on time. He is the right hand of the headmaster in all his activities. He is very kind to us. He is very regular and punctual. He is very sincere to his friends. He is very popular among his students.

He has a great love for Pakistan and Islam. He says his prayers five times a day. He recites the holy Quran daily. He helps the poor and needy people with money. He is a man of principles. He is a smart, healthy, and active person. He is also a good player in cricket and hockey. He is an honest and hardworking man. He is very simple and sincere. I like him very much. I am proud of my teacher. He is a blessing of God for me. May he live long!

ایک اچھا استاد نہ صرف ہمیں رسمی تعلیم دیتا ہے بلکہ ہمارے کردار کی تشکیل بھی کرتا ہے۔ ایک استاد کو ہمارا روحانی باپ بھی کہا جاتا ہے۔ وہ ایک اچھا کردار بنانے میں ہماری مدد کرنے کے لیے ہمیں تعلیم دیتا ہے۔

مسٹر اسد میرے بہترین استاد ہیں۔ وہ 30 سال کا نوجوان ہے۔ وہ میرا پڑوسی بھی ہے۔ ان کا تعلق ایک شریف گھرانے سے ہے۔ وہ ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ آدمی ہے۔ وہ ہمیں انگریزی اور اردو سکھاتا ہے۔ اس کے پاس اپنے مضمون کا مکمل حکم ہے وہ ہمیں پیار اور دیکھ بھال کے ساتھ سکھاتا ہے۔ ان کا پڑھانے کا طریقہ بہت اچھا ہے۔ تمام طلبہ اسے بہت پسند کرتے ہیں۔ وہ ہماری کلاس انچارج بھی ہے۔ وہ وقت پر سکول آتا ہے۔ وہ اپنے تمام کاموں میں ہیڈ ماسٹر کا دایاں ہاتھ ہے۔ وہ ہم پر بہت مہربان ہے۔ وہ بہت باقاعدہ اور وقت کا پابند ہے۔ وہ اپنے دوستوں سے بہت مخلص ہے۔ وہ اپنے طلباء میں بہت مقبول ہیں۔

انہیں پاکستان اور اسلام سے بے پناہ محبت ہے۔ وہ دن میں پانچ وقت کی نماز پڑھتا ہے۔ وہ روزانہ قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے۔ وہ غریب اور نادار لوگوں کی پیسے سے مدد کرتا ہے۔ وہ اصولوں کے آدمی ہیں۔ وہ ایک ذہین، صحت مند اور فعال شخص ہے۔ وہ کرکٹ اور ہاکی کے بھی اچھے کھلاڑی ہیں۔ وہ ایک ایماندار اور محنتی آدمی ہے۔ وہ بہت سادہ اور مخلص ہے۔ میں اسے بہت پسند کرتا ہوں۔ مجھے اپنے استاد پر فخر ہے۔ وہ میرے لیے خدا کی نعمت ہے۔ وہ لمبی زندگی دے!

www.pakcity.org
pakcity.org

My Best Friend

A good friend is a dear gift that God exalts to a very fortunate person. A person who is friendless is considered to be the poorest person on earth. It is very easy to find good friends but it is very difficult to become a good friend. A good friend is your good confidant.

I have many friends but Asad is my best friend. He is a young boy of 20. He is also my neighbour. He belongs to a noble family. He is my class fellow. His father is a doctor. His father is a kind man. He has two brothers and three sisters. We come to school together. He helps me in my studies. All the students and teachers like him very much. He always stands first in his class. He is an intelligent and smart boy. He is very kind to all his friends. He is very popular among the students. All the teachers like him very much.

He has a great love for Pakistan and Islam. He says his prayers five times a day. He recites the holy Quran daily. He helps the poor and needy people with money. He is a man of principles. He is a smart, healthy, and active person. He is also a good player in cricket and hockey. He is an honest and hardworking man. He is very simple and sincere. I like him very much. I am proud of my friend. He is a blessing of God for me. May he live long!

ایک اچھادوست ایک پیاراتحفہ ہے جو خدا ایک بہت خوش قسمت شخص کو دیتا ہے۔ایک شخص جو دوست نہیں ہے وہ زمین کا غریب ترین شخص سمجھا جاتا ہے۔اچھے دوست ڈھونڈنا بہت آسان ہے لیکن اچھادوست بننا بہت مشکل ہے۔ایک اچھادوست آپ کا اچھا اعتماد ہے۔

میرے بہت سے دوست ہیں لیکن اسد میرا بہترین دوست ہے۔وہ 20 سال کا نوجوان لڑکا ہے۔وہ میرا پڑوسی بھی ہے۔ان کا تعلق ایک شریف گھرانے سے ہے۔وہ میرا کلاس فیلو ہے۔اس کے والد ڈاکٹر ہیں۔اس کے والد ایک مہربان آدمی ہیں۔اس کے دو بھائی اور تین بہنیں ہیں۔ہم اکٹھے سکول آتے ہیں۔وہ میری پڑھائی میں مدد کرتا ہے۔تمام طلباء اور اساتذہ اسے بہت پسند کرتے ہیں۔وہ ہمیشہ اپنی کلاس میں اول آتا ہے۔وہ ایک ذہین اور ذہین لڑکا ہے۔وہ اپنے تمام دوستوں کے ساتھ بہت مہربان ہے۔وہ طلبہ میں بہت مقبول ہیں۔تمام اساتذہ اسے بہت پسند کرتے ہیں۔

انہیں پاکستان اور اسلام سے بے پناہ محبت ہے۔وہ دن میں پانچ وقت کی نماز پڑھتا ہے۔وہ روزانہ قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے۔وہ غریب اور نادار لوگوں کی پیسے سے مدد کرتا ہے۔وہ اصولوں کے آدمی ہیں۔وہ ایک ذہین، صحت مند اور فعال شخص ہے۔وہ کرکٹ اور ہاکی کے بھی اچھے کھلاڑی ہیں۔وہ ایک ایماندار اور محنتی آدمی ہے۔وہ بہت سادہ اور مخلص ہے۔میں اسے بہت پسند کرتا ہوں۔مجھے اپنے دوست پر فخر ہے۔وہ میرے لیے خدا کی نعمت ہے۔وہ لمبی زندگی دے!

Allama Iqbal
OR Our National Poet/Hero
OR My favourite Personality

A great man is one who serves humanity. Allama Iqbal is also one of them. He is our national poet. He is also our national hero. He is my favourite personality. I like him very much.

He was born at Sialkot on 9th November 1877. His father's name was Noor Muhammad. He was a noble and kind man. Allama Iqbal got his early education from Sialkot. He got a degree in M.A. philosophy from Government College Lahore. Then he went to England for higher education. He worked as a professor and lawyer but he did not like this job.

He was interested in poetry and national problems. He wanted to awaken the Muslims from the deep dream. He expressed his feelings in his poems. He wrote many poems for children and youth. His poetry is full of messages. He gave the idea of Pakistan to Indian Muslims in his address at Allah Abad in 1930. He was a true Muslim and a kind man. Bang-e-Dara, Bal-e-Jibreel, and Zarb-e-Kaleem are his famous Urdu poetry books.

Allama Iqbal could not see his dream come true and died on 21st April 1938. His tomb is near Badshahi Mosque in Lahore. He lives in the hearts of the nation.

عظیم انسان وہ ہے جو انسانیت کی خدمت کرے۔ علامہ اقبال بھی ان میں سے ایک ہیں۔ وہ ہمارے قومی شاعر ہیں۔ وہ ہمارے قومی ہیرو بھی ہیں۔ وہ میری پسندیدہ شخصیت ہیں۔ میں اسے بہت پسند کرتا ہوں۔

وہ 9 نومبر 1877 کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے، ان کے والد کا نام نور محمد تھا۔ وہ ایک شریف اور مہربان انسان تھے۔ علامہ اقبال نے ابتدائی تعلیم سیالکوٹ سے حاصل کی۔ انہوں نے گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم اے فلسفہ کی ڈگری حاصل کی۔ پھر اعلیٰ تعلیم کے لیے انگلینڈ چلے گئے۔ انہوں نے پروفیسر اور وکیل کے طور پر کام کیا لیکن انہیں یہ کام پسند نہیں تھا۔

انہیں شاعری اور قومی مسائل سے دلچسپی تھی۔ وہ مسلمانوں کو گہرے خواب سے بیدار کرنا چاہتا تھا۔ اس نے اپنے جذبات کا اظہار اپنی نظموں میں کیا۔ انہوں نے بچوں اور نوجوانوں کے لیے بہت سی نظمیں لکھیں۔ ان کی شاعری پیغامات سے بھری پڑی ہے۔ انہوں نے 1930 میں اللہ آباد میں

Please visit for more data at: www.pakcity.org

اپنے خطاب میں ہندوستانی مسلمانوں کو پاکستان کا نظریہ دیا، وہ ایک سچے مسلمان اور مہربان انسان تھے۔ بانگ درہ، بال جبریل اور ضرب کلیم ان کی اردو شاعری کی مشہور کتابیں ہیں۔

علامہ اقبال اپنے خواب کی تعبیر نہ دیکھ سکے اور 21 اپریل 1938 کو وفات پا گئے۔ ان کا مقبرہ بادشاہی مسجد لاہور کے قریب ہے۔ وہ قوم کے دلوں میں بستا ہے۔

Quaid-e-Azam

A great man is one who serves humanity. Quaid-e-Azam is one of them. Quaid-e-Azam is our great leader. He is the founder of Pakistan. He is the father of our nation. He is also our national hero. He is my favourite personality. I like him very much.

He was born in Karachi on 25th December 1876. His real name was Muhammad Ali. His father's name was Ponja Jinnah. He was a merchant. He passed his matriculation examination at the age of 16. Then he went to England for higher education. He passed Bar-at-law from London. He was a good lawyer. He started his practice in Karachi.

But he wanted to work for the freedom of his country. He joined the Indian National Congress and worked for Hindu-Muslim unity. But he left the congress soon and joined the Muslim League. He was a very hardworking and brave man. He worked day and night to get a separate homeland for the Muslims. After his long struggle, Pakistan came into being on 14th August 1947. He became the first Governor General of Pakistan. He was a man of principles and laws. He was a true Muslim and Pakistani. He was a man of deed and not of word.

He died on 11th September 1948. His tomb is in Karachi. He lives in the hearts of the nation.

عظیم انسان وہ ہے جو انسانیت کی خدمت کرے۔ قائداعظم ان میں سے ایک ہیں۔ قائداعظم ہمارے عظیم رہنما ہیں۔ وہ پاکستان کے بانی ہیں۔ وہ ہماری قوم کا باپ ہے۔ وہ ہمارے قومی ہیرو بھی ہیں۔ وہ میری پسندیدہ شخصیت ہیں۔ میں اسے بہت پسند کرتا ہوں۔

وہ 25 دسمبر 1876 کو کراچی میں پیدا ہوئے، ان کا اصل نام محمد علی تھا۔ ان کے والد کا نام پونجا جناح تھا۔ وہ ایک سوداگر تھا۔ انہوں نے 16 سال کی عمر میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ پھر اعلیٰ تعلیم کے لیے انگلینڈ چلے گئے۔ انہوں نے لندن سے بار ایٹ لاء پاس کیا۔ وہ ایک اچھے وکیل تھے۔ انہوں نے اپنی پریکٹس کراچی میں شروع کی۔

لیکن وہ اپنے ملک کی آزادی کے لیے کام کرنا چاہتے تھے۔ وہ انڈین نیشنل کانگریس میں شامل ہوئے اور ہندو مسلم اتحاد کے لیے کام کیا۔ لیکن وہ جلد ہی کانگریس چھوڑ کر مسلم لیگ میں شامل ہو گئے۔ وہ بہت محنتی اور بہادر آدمی تھے۔ مسلمانوں کے لیے الگ وطن کے حصول کے لیے دن رات کام کیا۔ ان کی طویل جدوجہد کے بعد 14 اگست 1947 کو پاکستان معرض وجود میں آیا وہ پاکستان کے پہلے گورنر جنرل بنے۔ وہ اصولوں اور قوانین کے آدمی تھے۔ وہ ایک سچے مسلمان اور پاکستانی تھے۔ وہ قول کے نہیں عمل کے آدمی تھے۔

ان کا انتقال 11 ستمبر 1948 کو ہوا۔ ان کا مقبرہ کراچی میں ہے۔ وہ قوم کے دلوں میں بستا ہے۔

www.pakcity.org

Boy Scouts

The Scouts Association was founded by Badan Powell, a British, in 1910. The movement spread very fast because its objectives were simple and noble.

A boy, wishing to become a scout is required to take an oath. He holds fast to his noble promise under all circumstances. He fulfills his duty to God Almighty, to his country, and to the people in distress. Besides, he has a keen sense of loyalty to human and moral values.

A boy scout is expected to be a well-balanced person. His morals are without blemish. He enjoys a very sound physical and mental health. He is

eager to help the injured, the needy, and the handicapped. He refrains from hurting the feelings of others.

Moreover, a boy scout has the qualities of leadership. He is firm and noble in command. He is humble and willing in obedience. He learns useful crafts and skills. He is efficient in using a knife and an axe, in trying various knots, in cooking food, and in pitching a tent.

In peace and emergencies, a Boy Scout shows courage, responsibility, and self-confidence.

سکاؤٹس ایسوسی ایشن کی بنیاد 1910 میں ایک برطانوی بدن پاول نے رکھی تھی۔ تحریک بہت تیزی سے پھیلی کیونکہ اس کے مقاصد سادہ اور عظیم تھے۔

اسکاؤٹ بننے کے خواہشمند لڑکے کو حلف اٹھانا پڑتا ہے۔ وہ ہر حال میں اپنے عظیم وعدے پر قائم رہتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ، اپنے ملک اور مصیبت زدہ لوگوں کے لیے اپنا فرض پورا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ انسانی اور اخلاقی اقدار سے وفاداری کا گہرا احساس رکھتے ہیں۔

بوائے اسکاؤٹ سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ ایک متوازن شخص ہوگا۔ اس کے اخلاق بے عیب ہیں۔ وہ بہت اچھی جسمانی اور ذہنی صحت سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ وہ زخمیوں، ضرورت مندوں اور معذوروں کی مدد کے لیے کوشاں ہے۔ وہ دوسروں کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے سے گریز کرتا ہے۔

مزید یہ کہ لڑکوں کے اسکاؤٹ میں قیادت کی خوبیاں ہوتی ہیں۔ وہ حکم میں مضبوط اور عظیم ہے۔ وہ فروتنی اور فرمانبرداری میں آمادہ ہے۔ وہ مفید دستکاری اور ہنر سیکھتا ہے۔ وہ چاقو اور کلہاڑی کے استعمال میں، مختلف گرہیں آزمانے، کھانا پکانے اور خیمہ لگانے میں ماہر ہے۔

امن اور ہنگامی حالات میں، بوائے اسکاؤٹ ہمت، ذمہ داری اور خود اعتمادی کا مظاہرہ کرتا ہے۔

www.pakcity.org

My Favourite Book

I have read many books. But the book I like most is the Holy Quran. It means the most widely read books. Its author is not a human being. God is the author. It was revealed by god to the Holy Prophet (peace be upon him) through the angel Gibrail. It has thirty parts. The companions of the Holy Prophet (peace be upon him) collected. The parts on which verses were written gave them the shape of a book i.e. Quran afterward. It tells us how to live in the world. I daily recite it. I feel as if I am talking with God. Every aspect of life is discussed. It is a great source of satisfaction. It is a complete history, a unique philosophy, a towering either, and a perfect religion. It is written in Arabic. Its language is nice impressive and very forceful. I have not seen any book that can teach a man so many subjects as Quran does. It is an everlasting book. It can meet all the challenges all the time. It is only for the betterment of human beings.

It is the last message of God. If somebody acts upon its reaching he can succeed in the world and the world hereafter. May God bless us with it there are lacs of its reciter. Who has memorized it fully.

میں نے بہت سی کتابیں پڑھی ہیں۔ لیکن جو کتاب مجھے سب سے زیادہ پسند ہے وہ قرآن پاک ہے۔ اس کا مطلب ہے سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتابیں۔ اس کا مصنف انسان نہیں ہے۔ خدا مصنف ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا تھا۔ اس کے تیس حصے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جمع کیا۔ جن حصوں پر آیات لکھی گئیں ان کو بعد میں ایک کتاب یعنی قرآن کی شکل دی۔ یہ ہمیں بتاتا ہے کہ دنیا میں کیسے رہنا ہے۔ میں اسے روزانہ پڑھتا ہوں۔ مجھے ایسا لگتا ہے جیسے میں خدا سے بات کر رہا ہوں۔ زندگی کے ہر پہلو پر بحث ہوتی ہے۔ یہ اطمینان کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ یہ ایک مکمل تاریخ ہے، ایک منفرد فلسفہ ہے، یا تو ایک بلند پایہ ہے، اور ایک کامل مذہب ہے۔ عربی میں لکھا ہے۔ اس کی زبان اچھی متاثر کن اور بہت زبردست ہے۔ میں نے کوئی ایسی کتاب نہیں دیکھی جو کسی آدمی کو اتنے مضامین سکھائے جتنے قرآن مجید۔ یہ ایک لازوال کتاب ہے۔ یہ ہر وقت تمام چیلنجوں کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ یہ صرف انسانوں کی بہتری کے لیے ہے۔

یہ اللہ کا آخری پیغام ہے۔ اگر کوئی اس تک پہنچ کر عمل کرے تو وہ دنیا اور آخرت میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اس کے پڑھنے والوں کی تعداد لاکھوں میں ہے۔ جس نے اسے مکمل حفظ کر لیا ہے۔

My Hobby

My hobby is reading. I read story books, magazines, newspapers, and any kind of material that I find interesting.

This hobby got started when I was a little boy. I had always wanted my parents to read fairy tales and other stories to me. Soon they got fed up and tired of having to read to me continually. So as soon as I could, I learned to read.

Reading enables me to learn about so many things that I would otherwise not know. I learned about how people lived in a bygone day of magic and my story.

The wonderful thing about reading is that I do not have to learn things the hard way. For example, I do not have to catch a disease to know that it can kill me.

Books provide the reader with so much information and facts. They have certainly helped me and my daily life. I would go about ignorantly learning things the hard way.

So I continue to read. Besides being more informed about the world, I also spend my time profitably. It is indeed a good hobby.

میرا شوق پڑھنا ہے۔ میں کہانی کی کتابیں، رسالے، اخبارات اور ہر قسم کا مواد پڑھتا ہوں جو مجھے دلچسپ لگتا ہے۔

یہ شوق اس وقت شروع ہوا جب میں چھوٹا تھا۔ میں ہمیشہ سے چاہتا تھا کہ میرے والدین مجھے پریوں کی کہانیاں اور دوسری کہانیاں سنائیں۔ جلد ہی وہ تنگ آگئے اور مجھے مسلسل پڑھتے ہوئے تھک گئے۔ تو جتنی جلدی ہو سکا میں نے پڑھنا سیکھ لیا۔

پڑھنا مجھے بہت سی چیزوں کے بارے میں جاننے کے قابل بناتا ہے جو مجھے دوسری صورت میں معلوم نہیں ہوتا۔ میں نے اس بارے میں سیکھا کہ لوگ جادو کے پرانے دن میں کیسے رہتے تھے اور میری کہانی۔

پڑھنے کے بارے میں حیرت انگیز بات یہ ہے کہ مجھے چیزیں مشکل طریقے سے سیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مثال کے طور پر، مجھے یہ جاننے کے لیے کسی بیماری کو پکڑنے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ مجھے مار سکتی ہے۔

کتابیں قاری کو بہت سی معلومات اور حقائق فراہم کرتی ہیں۔ انہوں نے یقینی طور پر میری اور میری روزمرہ کی زندگی میں مدد کی ہے۔ میں جاہلانہ طور پر چیزوں کو مشکل طریقے سے سیکھتا رہوں گا۔

تو میں پڑھتا رہتا ہوں۔ دنیا کے بارے میں زیادہ باخبر ہونے کے علاوہ میں اپنا وقت بھی نفع بخش طریقے سے گزارتا ہوں۔ یہ واقعی ایک اچھا مشغلہ ہے۔

Our School Canteen

A school canteen is a place of rest and relaxation. We go there, have tea or a cold drink, and chat for some time. It is used only in free periods. We have a nice, big canteen in our school. It is always a pleasure to visit it. It is run by a young man of very clean habits. His name is Ali. He sells fruit, sweets, eggs, milk, tea, butter, and whatnot. His charges are very moderate. The shop consists of three rooms. In one of them, he prepares sweets with pure ghee. In the second, he keeps things in glass cases. Third, customers sit and eat things of their choice. They sit in chairs and drink and eat what they like.

A school canteen is a big attraction for students and teachers as well. Many of us have breakfast there and start our practice. In daily activities, our headmaster often visits the shop and checks eatables.

سکول کی کینٹین آرام اور آرام کی جگہ ہے۔ ہم وہاں جاتے ہیں، چائے یا کولڈ ڈرنک پیتے ہیں اور کچھ دیر گپ شپ کرتے ہیں۔ یہ صرف مفت ادوار میں استعمال ہوتا ہے۔ ہمارے سکول میں ایک اچھی، بڑی کینٹین ہے۔ اس کا دورہ کرنا ہمیشہ خوشی کی بات ہے۔ اسے بہت صاف ستھری عادات کا حامل نوجوان چلا رہا ہے۔ اس کا نام علی ہے۔ وہ پھل، مٹھائیاں، انڈے، دودھ، چائے، مکھن اور کیا کچھ نہیں بیچتا ہے۔ اس کے الزامات بہت معتدل ہیں۔ دکان تین کمروں پر مشتمل ہے۔ ان میں سے ایک میں وہ خالص گھی سے مٹھائی تیار کرتا ہے۔ دوسرے میں، وہ شیشے کے کیسوں میں چیزوں کو رکھتا ہے. تیسرا، گاہک بیٹھ کر اپنی پسند کی چیزیں کھاتے ہیں۔ وہ کرسیوں پر بیٹھ کر پیتے ہیں اور جو پسند کرتے ہیں کھاتے ہیں۔

سکول کی کینٹین طلباء اور اساتذہ کے لیے بھی ایک بڑی کشش ہے۔ ہم میں سے بہت سے لوگ وہاں ناشتہ کرتے ہیں اور اپنی مشق شروع کرتے ہیں۔ روزمرہ کے کاموں میں، ہمارے ہیڈ ماسٹر اکثر دکان پر جاتے ہیں اور کھانے پینے کی چیزیں چیک کرتے ہیں۔

pakcity.org
www.pakcity.org